بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۹۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۳۱ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۔ ۳ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ ۔ ۳۱ اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۹۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل تعلق نہ ہو موعودہ برکات اور فیوض حاصل نہیں ہوتے

ادھوری اور ناتمام باتوں سے کچھ نہیں بنتا بلکہ بعض اوقات ٹھوکر لگتی ہے

"اور ماسوا اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جب تک کامل اور پورا تعلق نہ ہو وہ برکات اور فیوض جو اس تعلق کے لازمی نتائج ہیں حاصل نہیں ہوتے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جہاں ایک پیالہ پانی کا پی کر سیر ہونا ہو وہاں ایک قطرہ کہاں تک مفید ہو سکتا ہے اور تشنہ لبی کو بجھا سکتا ہے اور جہاں دس تولہ دواء کھانی ہو وہاں ایک چاول یا ایک رتی سے کیا ہوگا اسی طرح پر جب تک انسان پورے طور پر خدا تعالیٰ کا مطیع اور وفادار بندہ نہیں بنتا اور کامل نیکی نہیں کرتا اس وقت تک اس کے انوار و برکات ظاہر نہیں ہوتے۔ ادھوری اور ناتمام باتوں سے بعض اوقات ٹھوکر لگتی ہے۔ ایک شخص نیکی کو اس کے کمال تک تو پہنچاتا نہیں اور اس سے ان ثمرات کی توقع کرتا ہے جو اس کے درجہ کمال پر پیدا ہوتے ہیں اور جب وہ نہیں ملتے تو اس سچی اور پاک تعلیم سے بدظن ہونے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ بہت سے لوگ اسی طرح پر گمراہ ہوئے ہیں لیکن میں یقیناً کہتا ہوں کہ قرآن شریف نے جو تعلیم پیش کی ہے اور جس طرح پر نیکی کی راہیں بتائی ہیں ان پر اور اس درجہ تک عامل ہونے سے انسان وہ تمام کمالات اور برکات حاصل کر سکتا ہے جن کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اسی پاک تعلیم کی سچی اور کامل پیروی سے ولی اللہ اور ابدال بنتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ولی اللہ یا ابدال بننے کے لئے کوئی خاص راہ ہے جو قرآن شریف میں نہیں ہے وہ سخت نادان اور غلطی پر ہیں۔ یہی وہ راہ ہے جس سے یہ درجے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ ولی یا ابدال کیا کرتے ہیں؟ یہی کہ وہ سچی تبدیلی کر لیتے ہیں اور قرآن شریف کی تعلیم کا سچا متبع اپنے آپکو بناتے ہیں۔ اور نیکی کو اس حد اور درجہ تک کرتے ہیں جو اس کے کمالات کے لئے مقرر ہے۔ یہی نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ وہ بھی بجا لاتے ہیں لیکن ان میں اور دوسرے لوگوں میں اس قدر فرق ہے کہ وہ اس حد تک ان اعمالِ صالحہ کو بجا لاتے ہیں کہ ان میں ایک قوت اور طاقت آجاتی ہے اور ان سے وہ افعال سرزد ہوتے ہیں جو دوسروں کی نظر میں خوارق ہوتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ اعمال صالح کو پورے طور پر بجا لاتے ہیں۔ پس جو شخص پوری نیکی کرتا ہے اور اسکو ادھورا اور ناقص نہیں چھوڑتا اور قرآن شریف کی تعلیم کا پورا پابند اپنے آپکو بنا لیتا ہے وہ یقیناً ولی اور ابدال ہو جاتا ہے جو چاہے بن سکتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے واسطے بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے اور دعا کی تعلیم بھی قرآن شریف کی تعلیم ہے جس کے لئے جا بجا ہدایت کی گئی ہے بلکہ اس کا شروع ہی دعا سے ہوا ہے اس بات کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جیسے اگر کسی شخص کو زندہ رکھنا مقصود ہے تو ضرور ہے کہ اس کو پوری غذا دی جاوے۔ چند دانوں پر اس کی زندگی کی امید کرنا خیالِ خام ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ میں زندگی حاصل کرنے کے لئے پوری نیکیوں کا کرنا ضروری ہے جو اس طریق کو چھوڑتا ہے وہ آج نہیں کل مر جائیگا۔ قرآن شریف نے اسی اصل کو بتایا ہے جو زیادہ حظ اٹھانا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ زیادہ توجہ کرے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۶۔ ۱۸۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ اگست بوقت ½ ۷ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں :

اخبار احمدیہ

○ لنڈن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کراچی سے بخیر و عافیت لنڈن پہونچ گئے ہیں۔ آپ کراچی سے مورخہ ۲۷ اگست کو بذریعہ پی۔ آئی۔ اے روانہ ہوئے تھے۔ آپ امسال جماعت احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ میں شرکت فرما رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا حامی و ناصر ہو اور آپ کامیاب دورہ کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

○ ربوہ ۳۰ اگست۔ مورخہ ۲۸ اگست بروز ہفتہ صبح ۸ بجے کے بعد یہاں کافی تیز بارش ہوئی جس کے بعد دوپہر تک مطلع ابر آلود رہا۔ اسی روز رات کو ½ ۱۰ بجے کے بعد پھر بہت تیز بارش ہوئی۔ جس کا سلسلہ نصف شب تک رہا۔ اس کے بعد بھی وقفہ وقفہ کے ساتھ آخر شب تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی۔ اتوار کو دن میں مطلع صاف رہا۔ آج صبح بھی مطلع صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

تحریک دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ہماری چھوٹی پھوپھی جان سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ابھی تک بیمار ہیں بلکہ پچھلے چار پانچ روز ان کی طبیعت زیادہ خراب رہی ہے۔ آج طبیعت کچھ بہتر ہے۔ ان کی بیماری دیر سے چل رہی ہے۔ لہذا خاکسار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مخلصین جماعت کی خدمت میں خاص طور پر درخواست کرتا ہے کہ ہماری چھوٹی پھوپھی جان کے لئے خاص دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اور ان کی زندگی میں بہت برکت ڈالے آمین ثم آمین

خاکسار مرزا منور احمد ۲۹/۸/۶۵

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۶۵ء

غیر مبایعین کو اپنا طریقہ بدل لینا چاہیئے

علامہ اقبال مرحوم نے کہا ہے ؎

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

ہم نے اپنے عزیز دوستوں غیر مبایعین حضرات کی خدمت میں بار بار عرض کیا ہے کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے نبوت کی تشریح جو چاہیں کریں مگر آپ کو نہیں چاہیئے کہ ایسے حوالے پیش کریں جن میں آپ نے نبوت تامہ مستقلہ بلاواسطہ کا انکار کیا ہے۔ آپؑ کی نبوت کے متعلق بالکل تنانہ بڑھا کریں کیونکہ اس طرح آپ سیدھی سادھی بات میں بے فائدہ الجھاؤ پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح غیر از جماعت لوگوں کو حضور اقدس علیہ السلام کے دعاوی سمجھنے میں اشکال پیدا ہو جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ ہمارے یہ عزیز دوست اس طرف توجہ نہیں دینا چاہتے۔ اور ہر موقعہ پر جماعت احمدیہ کو ملزم گردانتے اور اپنی صفائی کے لئے غلط بیانی کرتے ہیں۔

حال ہی میں ایک مراسلہ "صدق جدید" لکھنؤ میں شائع ہوا ہے جس میں مراسلہ نگار نے نزول مسیح ناصری علیہ السلام سے اس وجہ سے انکار کرنے کا مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ اس سے احمدیت کو تقویت پہنچتی ہے۔ ہم نے یہ مراسلہ الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں بجنسہٖ نقل کیا ہے۔ اب اس مراسلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے پیغام صلح رقمطراز ہے کہ:۔

"مراسلہ نگار کا یہ بیان بالکل صحیح ہے کہ نزول مسیح اور ختم نبوت کے بارہ میں قادیانی جماعت اور دوسرے علماء کے عقائد میں اس حد تک کوئی فرق نہیں کہ دونوں ہی اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح کی آمد ثانی بحیثیت نبی اللہ ہوئی یا ہوگی اور حضرت جبرئیل ان پر وحی نبوت لے کر نازل ہوں گے۔ صرف شخصیت اور حال یا مستقبل کا فرق ہے۔ قادیانی جماعت اس بات کی قائل ہے کہ حضرت مرزا صاحب ایسے نبی اللہ ہو کر آئے ہیں اور دوسرے علماء مسیح ناصری کی آمد ثانی کے ... ہیں....

حضرت مرزا صاحب کا دعوے حضرت چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا تھا حدیث نبوی ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد) کے مطابق گزشتہ تیرہ صدیوں میں مجددین کرام امت مرحومہ کی اصلاح کے لئے آتے رہے۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحؒ حضرت امام غزالی رحؒ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحؒ۔ حضرت سید احمد بریلوی رحؒ اور بہت سے دیگر اولیائے کرام اسی تیرہ سالہ فہرست مجددین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب بھی اسی فہرست کے آخری فرد ہیں۔ ان کے سوا اس صدی میں اور کسی نے مجدد ہونے کا دعوے نہیں کیا۔ ہر مجدد اپنے اپنے زمانہ میں کسی نہ کسی غلطی کو جو اسلام میں پیدا ہو گئی دور کرنے اور مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم کرنے کے لئے آتا رہا۔" (پیغام صلح ۲۵ اگست)

ہم اپنے عزیز دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر اتنی سی بات ہے جتنی کہ پیغام صلح نے بیان کی ہے تو مخالفین نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دعوت نبوت کا الزام کیوں لگا رکھا ہے۔ یعنی اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تعلق میں کبھی اور کسی لحاظ سے بھی نبوت کا ذکر نہیں فرمایا۔ تو بقول آپ کے احمدیوں نے کب اور کس وقت اس کو ایجاد کر لیا ہے؟ پھر یہ بھی تو غور کیجئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں کثیر مقامات پر اپنے متعلق نبوت کے لفظ کا استعمال کیا ہے۔ اگر یہ مخالفین وہ حوالے آپ کے سامنے کھول کر رکھ دیں گے۔ تو آپ ان کو کیا جواب دیں گے۔ مثلاً آپؑ نے اپنے رسالہ ایک غلطی کے ازالہ میں فرمایا ہے:۔

"اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں۔ کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جبکہ خود خدا تعالےٰ نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں؟"

(ایک غلطی کا ازالہ)

کیا جب ایک مخالف یہ حوالہ پیش کریگا تو آپ کا رنگ ہی صرف فق ہو کر رہ جائیگا یا آپ کچھ تشریح کریں گے؟ اگر آپ تشریح کریں گے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس رسالہ میں تشریح خود کی ہے، اس سے بڑھ کر آپ کیا تشریح کر سکتے ہیں چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ تمام کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اس کے جلال کے لئے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

اگر آپ یہی تشریح پیش کریں اور ہمیشہ کرتے رہتے تو ہمیں یقین ہے مخالفین اس کو سمجھ جاتے اور جو بار بار وہ نبوت تامہ مستقلہ بلاواسطہ کا الزام لگاتے ہیں نہ لگاتے اور کبھی یہ نہ کہہ سکتے کہ آپ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یقین جانیئے کہ آپ نے تنانہ بڑھا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ آپؑ نے نہایت پیارے اور شاندار الفاظ میں حقیقت کو بار بار پیش کیا ہے۔ مگر آپ کے ضدی انکار نے لوگوں کو اس حقیقت کو پا جانے سے روک رکھا ہوا ہے۔ اور اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آپ سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ہم پھر دی مشورہ دیتے ہیں: کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ حوالے جس میں آپؑ نے ایسی نبوت سے انکار کیا ہے۔ جو ختم نبوت کے منافی اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ہے پیش کر کے دھوکہ نہ دیا کریں بلکہ ایسی نبوت کا اقرار کر لیا کریں جس کا آپ کو بھی اقرار ہے اور جو ختم نبوت کے منافی نہیں بلکہ فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے ملتی ہے۔ اور آپ اس کی جو چاہیں تشریح کریں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔

توبہ اور استغفار کرتے رہو

"دیکھو اگر کچھ بھی تاریکی کا حصہ ہے تو نور نہیں آئے گا۔ نور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے۔ جب نور آئے گا تو ظلمت نہیں رہے گی۔ تم اپنے سارے ہی قویٰ کو پورے طور پر اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں لگا دو۔ جو جو کسی قوت میں ہو اسے اس پانی والے کی طرح جو گندے پانی تلاش کر کے پھینک دیتا ہے۔ اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو اور سارے اعضا کی اصلاح کر لو۔ یہ نہ ہو کہ نیکی کرو اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو۔ استغفار کرو۔ دعا سے ہر وقت کام لو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد پنجم صفحہ ۱۲۱)

دُعا اور اس کی قبولیت کی شرائط

احادیثِ نبویہ میں غائبانہ بھائی کے لئے دُعا کے فوائد کا ذکر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

دعا خالق و مخلوق کے درمیان اس رازو نیاز، اس پکار اور اس مناجات کا نام ہے جو دردمند دل کی گہرائیوں میں پیدا ہو کر عرش تک پہنچ جاتی ہے۔ دعا کی اصل بنیاد خداوند تعالے کی اعلےٰ قدرتوں کا ادراک اور اپنی کمزوری و بے بضاعتی کا پورا احساس ہے اس لئے گداز والی دعا اسی صورت میں پیدا ہوتی ہے جب یہ دونوں پہلو پورے ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ کی طاقتوں اور اس کی غیر محدود قدرتوں پر پورا ایمان نہ ہو تو پورے عزم سے دعا نہیں ہوتی۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اذا دعا احد کم فلا
یقل اللھم اغفر لی
ان شئت ارحمنی ان
شئت ارزقنی ان شئت
ولیعزم مسئلتہ انہ
یفعل مایشاء ولامکرہ لہ۔

کہ جب کوئی مسلمان دعا کرے تو یوں نہ کہے کہ اے خدا! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے رزق دے بلکہ چاہیئے کہ دعا کرنیوالا پورے عزم سے دعا مانگے کیونکہ اللہ تعالےٰ قادر مطلق ہے جو چاہے کر سکتا ہے کوئی اسے مجبور کرنے والا نہیں۔ (بخاری)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

”دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے
جو شخص دعا کے وقت خدا کو
ہر ایک بات پر قادر نہیں
سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات
کے، وہ میری جماعت میں سے
نہیں!“

(کشتی نوح صہ ۲۶)

دعا کے وقت جس طرح اللہ تعالیٰ کی کامل قدرتوں پر ایمان ضروری ہے اسی طرح اپنی بے بسی اور ناطاقتی کا بھی احساس ضروری ہے جب انسان اپنے آپ کو مضطر پاتا ہے تو اس کی دعا ضرور پایۂ قبولیت حاصل کر لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے أمن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوٓء کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو مضطر انسان کی دعا کو سُنتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے؟ یعنی خداوند تعالیٰ ہی ایسا کرتا ہے۔

مومن خود بھی اپنے لئے دعا کرتا ہے اور دوسرے نیک لوگوں سے بھی درخواستِ دعا کرتا ہے۔ وہ خود بھی اپنے بھائیوں کے لئے غائبانہ دعائیں کرتا رہتا ہے اور دوسرے بھائیوں کو بھی اپنے لئے دعا کرنے کی تحریک کرتا رہتا ہے۔ یہ صورتِ حال جماعتِ مومنین کے اس ایمان کی مظہر ہوتی ہے جو انہیں اللہ تعالےٰ کے قادر مطلق اور مجیب الدعوات ہونے پر ہوتا ہے اور جس سے ان کی باہمی اخوت اور مودت ظاہر ہوتی ہے۔ ہماری جماعت خدا کے مسیح کی قائم کردہ جماعت ہے اور دعاؤں کی قبولیت پر جو زندہ ایمان ہماری جماعت کو نصیب ہے وہ صفحۂ دنیا پر اس وقت کسی اور جماعت کو حاصل نہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ احمدی خود بھی دعا گو ہوتا ہے اور وہ اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے بھی درخواستِ دعا کرتا ہے اور آپس میں بھی احمدی ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہتے رہتے ہیں اور یہ بات دوسرے لوگوں کی طرح رسمی نہیں ہوتی بلکہ دل سے نکلتی ہے اور دل پر اثر کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ کی چند احادیث درج کرتا ہوں جن سے دوسرے بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا کرنے کی برکت اور ثواب کا اندازہ ہو سکتا ہے:۔

(۱) عن ابی الدرداء قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دعوۃ المرء المسلم لاخیہ
بظھر الغیب مستجابۃ
عند رأسہ ملک موکل کلما
دعا لاخیہ بخیر قال الملک
الموکل بہ آمین ولک بمثل (مسلم)

(ترجمہ) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول کی جاتی ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے خیر و برکت مانگتا ہے تو اس کے سر کے پاس مقرر فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے۔ نیز کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسی ہی خیر و برکت مقدر ہو۔

(۲) عن عبد اللّٰہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اسرع الدعاء
اجابۃ دعوۃ غائب لغائب۔
(الترمذی - ابوداؤد)

(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلد تر شرفِ قبولیت پانے والی وہ دعا ہے جو ایک بھائی دوسرے بھائی کے لئے غائبانہ طور پر کرتا ہے۔

(۳) عن ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال
خمس دعوات یستجاب لھن
دعوۃ المظلوم حتی ینتصر
ودعوۃ الحاج حتی یصدر
ودعوۃ المجاھد حتی یقعد
ودعوۃ المریض حتی یبرأ
ودعوۃ الاخ لاخیہ بظھر
الغیب ثم قال واسرع
ھذہ الدعوات اجابۃ
دعوۃ الاخ بظھر الغیب
(البیہقی)

(ترجمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں (۱) مظلوم کی دُعا جب تک بدلہ نہ لے لے (۲) حج کرنے والے کی دعا جب تک واپس نہ لوٹے (۳) مجاہد کی دعا جب تک وہ جہاد میں ہو (۴) بیمار کی دعا جب تک وہ صحتیاب ہو جائے (۵) ایک غائب بھائی کی دوسرے کے لئے غائبانہ دعا۔ پھر حضور نے فرمایا کہ ان سب میں جلد تر قبول ہونے والی دعا بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا ہے۔

(۴) عن عمر بن الخطاب قال
استأذنت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی العمرۃ
فاذن لی وقال اشرکنا
یا اخیّ فی دعائک ولا
تنسنا فقال کلمۃ مایسرنی
ان لی بھا الدنیا۔
(ابوداؤد - الترمذی)

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے لئے اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے پیارے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھنا۔ ہمیں بھول نہ جانا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور کے اس ایک کلمہ سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ ساری دنیا ملنے سے نہ ہوتی!“

ان احادیث نبویہ سے ظاہر ہے کہ مقبول ترین دعا وہ ہے جو انسان اپنے مومن بھائی کے لئے غائبانہ طور پر کرتا ہے یہ دعا اس بھائی کے حق میں بھی قبول ہوتی ہے اور خود اس دعا کرنے والے کو بھی عظیم فائدہ پہنچاتی ہے۔ ملائکہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ چوتھی حدیث سے ظاہر ہے کہ دوسرے دوستوں اور پیاروں سے دعا کے لئے درخواست کرنا بھی سنتِ نبوی ہے ایسی درخواست کو شرک یا پرستش سمجھنا بالکل غلط ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دعا کے لئے کہہ کر دعا کی اہمیت بیان کرنے کے علاوہ اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ دعا کے لئے صرف بڑے بزرگوں انبیاء اور خلفاء سے ہی نہیں بلکہ اپنے سے چھوٹے اور عام متقی مومنوں سے بھی ایسی درخواست ہو سکتی ہے۔ چونکہ یہ زیارتِ کعبہ کا موقعہ تھا اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ خاص مواقع پر دعا کے لئے خاص تحریک بھی کی جا سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(الف) ”قبولِ دعا کے لئے بھی
چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں
سے بعض تو دعا کرنے والے
کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا
کرانے والے کے متعلق۔ دعا
کرانے والے کے لئے ضروری
ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے
خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے
اور اس کے غناءِ ذاتی سے ہر وقت
ڈرتا رہے اور صلحکاری اور
خدا پرستی اپنا شعار بنا لے۔
تقوےٰ اور راستبازی سے
خدا تعالےٰ کو خوش کرے تو
ایسی صورت میں دعا کے لئے
بابِ استجاب کھولا جاتا ہے!“
(ملفوظات جلد ا صہ ۱۰۸)

(ب) "قبولیتِ دعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے تب کسی کے واسطے دعا قبول ہوتی ہے۔ شرط اوّل یہ ہے کہ اتقاء ہو یعنی جس سے دعا کرائی جائے وہ دعا کرنے والا متقی ہو۔ ۔ ۔ دوسری شرط قبولیتِ دعا کے واسطے یہ ہے کہ جس کے واسطے انسان دعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وقت اصفی میسر آوے۔ ایسا وقت کہ بندہ اور اسکے رب میں کچھ حائل نہ ہو۔ ۔ ۔ ۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ پوری مدت دعا کی حاصل ہو یہاں تک کہ خواب یا وحی سے اللہ تعالیٰ خبر دے۔ محبت و اخلاص والے کو جلدی نہیں چاہیئے بلکہ صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صـ ۳۳۵)

ہمارا فرض ہے کہ شرائطِ دعا کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعا کریں اور اپنے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کے علاوہ دوسرے تقویٰ شعار دوستوں اور بزرگوں سے بھی دعا کرائیں۔ اور قبولیت دعا کی لذت سے بہرہ اندوز ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
ابوالعطاء جالندھری

جلسہ تحریک جدید

آج مورخہ ۳۰-۸-۶۵ بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوگا جس میں تحریک جدید کی اہمیت اور اسکے کام کے متعلق محترم مولانا ابوالعطاءؐ صاحب اور دیگر علماء سلسلہ تقاریر فرمائیں گے تمام خدام اور اطفال کی حاضری لازمی ہے۔

(قائمقام مہتمم مقامی)

درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد اقبال صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ کی اہلیہ کے ہاں ڈسٹرکٹ ہسپتال لائلپور میں اپریشن کے بعد فوت شدہ بچہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے انکی حالت بہت کمزور ہو چکی ہے احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کی اہلیہ کو جلد شفا بخشے اور انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔

(محمد صدیق شاہد وکالت تبشیر ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مسئلہ نبوّت کی واضح تشریح

کیا ان واضح حوالوں کی بھی کوئی تاویل ممکن ہے؟

(مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ)

منکرینِ خلافت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے قائل نہیں اور حضور کی تحریرات میں بالوضاحت اور بالکثرت نبی اور رسول کے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کی وہ عجیب و غریب اور دور از قیاس تاویلات کرتے ہیں۔ ذیل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر درج کی جاتی ہے جس میں اس قسم کی تاویلات کی قطعاً گنجائش نہیں۔ امید ہے "احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور" سے تعلق رکھنے والے دوست اس پر غور فرمائیں گے۔

بدر جلد ۷ نمبر ۹ مؤرخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ:-

"ایک مخلص بھائی نے (حضرت اقدسؑ کی خدمت میں۔ ناقل) اپنا قصہ سنایا کہ ایک نواب ریاست نے جو شیعہ ہے اُن سے آپکے بارے میں چند سوال کئے اور اُن کے مَیں نے یہ جواب دئے۔

مرزا صاحبؑ کا آلِ نبی کے بارے میں کیا عقیدہ ہے ہم سُنتے ہیں کہ وہ ان کی توہین کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان کا ایک شعر ہے ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دوم یہ کہ یزید کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے۔ انہوں نے یہ شعر پڑھا ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جب اس طرح کوئی اعتراض کا موقع نہ پایا تو پوچھا کہ تم ان کے ماننے والوں کو کیا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جو مہدی موعود کے مخالفین کو سمجھنا چاہیئے اور جو کچھ اہلِ سنت و شیعہ سمجھتے ہیں۔

پوچھا کہ رسالت کے مدعی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

اس پر دوسرے روز (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ ناقل) فرمایا:-

"کہ اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں اُن کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہلِ حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرامؓ کے طرزِ عمل پر نظر کرو وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے۔ جبھی تو لایخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے۔ ہمارا دعوٰے ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیّت و کیفیّت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوٰی کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلاتے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ نکل آتا ہے یہ اس لئے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہ دئے گئے پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعوٰی کرتے ہیں۔

(حضور علیہ السلام نے مخاطب کو سمجھاتے ہوئے فرمایا۔ ناقل)

آپ کو سمجھانا تو یہ چاہیئے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مُردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ اُن میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیئے۔ صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں اور بلحاظ کمیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرعہ سے تو شاعر نہیں ہو سکتے اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالےٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امرِ حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے۔"

(بدر جلد ۷ نمبر ۹ صـ ۲ بابت ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

اس تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نبوت۔ اور اپنے لئے لفظ نبی کے استعمال کو "امرِ حق" قرار دیا ہے اور اس کے اخفا کو (جیسا کہ "احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور" کے احباب کا طریق ہے) حضور علیہ السلام درست نہیں سمجھتے بلکہ حضورؑ نے نصیحت فرمائی ہے کہ میری نبوت ایک "سماوی امر" ہے اسکے بیان کرنے سے ڈرنا نہیں کیونکہ

"کسی قسم کا خوف کرنا اہلِ حق کا قاعدہ نہیں۔"

یہ فقرہ خاص طور پر ہمارے لاہوری بھائیوں کے لئے قابلِ غور ہے کیونکہ وہ حضورؑ کے متعلق لفظ نبی کا استعمال کرتے ہوئے ہمیشہ خوف اور ڈر کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ جب یہ لفظ حضور علیہ السلام کے الہامات میں استعمال ہوا، حضورؑ نے اپنی تحریرات اور تقاریر میں بار بار اس کا استعمال فرمایا، حضورؑ کی وفات کے بعد کثرت سے یہ لفظ استعمال ہوتا رہا تو اب اس لفظ کا ترک کر دینا یقیناً ایک "سماوی امر" اور "امرِ حق" کا اخفا ہے جسے حضور علیہ السلام نے ناپسند فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفہ اوّلؓ منتخب ہوئے تو "حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر" کے زیر عنوان بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ بابت ۲ جون ۱۹۰۸ء صـ ۷ میں یہ تقریر ہوئی۔ آپ نے فرمایا:-

"سنت الٰہی متعلق وفات انبیاء"

میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب کر چکتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو واپس بلا لیتا ہے۔"

(بدر حوالہ مذکور ص۸)

اخبار "بدر" نے "سال عجیب" کے عنوان سے جو اداریہ لکھا اس میں "انبیاء کی وفات" کی ذیلی سرخی کے ماتحت لکھا:-

"باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اس کے سوائے سب فوت ہو جانے والے ہیں۔ اور سرور انبیاء بھی فوت ہو گئے۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سب فوت ہو گئے یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے۔ اور اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب تو جس اصلاح کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ اس میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان ہوتے ہیں اور انسان ایک دن مرتے ہیں۔ .... اپنے زمانہ رسالت کا اکثر حصہ انہوں نے اسی میں گذارا۔ .... قریباً ایسا ہی مقدر خدا کے اس زمانہ کے رسول اور نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے"

اخبار "بدر" جلد ۷، نمبر ۲۲ ص۳ بابت ۲ جون ۱۹۰۸ء

۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو احمدیہ بلڈنگس لاہور میں مولوی محمد علی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میرا دراصل کچھ کہنے کا منشاء نہ تھا۔ مگر روانگی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ ایسے دفعہ پر جبکہ بہت سے دوست مختلف شہروں سے ایک جگہ جمع ہوں ضروری ہے کہ کچھ بیان کیا جائے۔ لہٰذا میں صرف اس حکم کی تعمیل کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ .... دیکھو حضرت اقدسؑ نے خود اپنی تحریروں میں لکھا ہے خدا جانے میں نے کن دشوار گذار راہوں خار دار جنگلوں اور سنسان بیابانوں میں سے گذرنا ہے پس جس کے پاؤں نازک ہیں اس کو چاہیئے کہ ابھی مجھ سے الگ ہو جائے۔ دوستو! اب وہ وقت آ گیا ہے اور وہ مشکلات کی کٹھن گھاٹیاں اور خار مغیلاں کے بھرے ہوئے جنگل اور بھیانک اور ڈراؤنے بیابان ابھی ہمارے سامنے آتے ہیں جن کو طے کر کے ہمیں اپنے امام پاکؑ اور ہادی برحق کے بتائے ہوئے منزل مقصود تک پہنچنا ہے۔ اس سے پہلے تو ایک ایسا وجود ہم میں موجود تھا۔ جو اپنے ہاتھوں تمام کاروبار کو بڑے سلیقے اور احسن طرز سے انجام دیتا تھا اور در اصل سچ پوچھو تو بات یہی تھی کہ ہم اس وقت مزے کی نیند اور استراحت کے نرم نرم بچھونوں پر سوتے تھے اور وہ پاک نفس اور خدا کا برگزیدہ انسان ایک شفیق ماں سے بڑھ کر ہمیں آرام دیتا تھا۔ اور ہر مشکل کے لئے ہمارا خود سپر بن جایا کرتا تھا۔ ہمیں اس کی زندگی میں نہ کوئی فکر تھی اور نہ کوئی خوف۔ ہم مطمئن اور بے فکر تھے کیونکہ ہم جانتے تھے کہ خدا کا مقدس اور برگزیدہ رسول ہمارے سارے کام کر رہا ہے"

اس تقریر میں مختلف باتیں بیان کرتے ہوئے آگے چل کر فرماتے ہیں:-

"صرف ایک پاک نفس کی محنت۔ توجہ اور دعاؤں کا تو یہ نتیجہ ہے کہ کئی لاکھ کو باوجود ایسے مشکلات کے اپنی بات منوا گیا۔ تو پھر آپ لوگ تو لاکھوں ہو۔ راہ کھلی ہے ہمیں بھی اسی وسیع دعا کے کرنے کا حکم ہے اھدنا الصراط المستقیم اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے کیونکر اگر خدا وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے خدا کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے کیا معنے؟ مخالف خواہ کوئی ہی معنے کرے مگر ہم تو اس پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے"

تقریر کے آخر میں فرمایا:-

"ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔ پاکیزگی کی روح اس میں اپنے کمال تک پہنچی ہوئی تھی"

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۲ ص۳ تا ۶ بابت ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء)

مندرجہ بالا حوالہ اقتباسات سے روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہے کہ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے متعلق جماعت میں کسی قسم کا اشتباہ نہیں تھا۔ اور لفظ نبی اور رسول کے استعمال اور اسکے مفہوم کے بارے میں بھی جماعت میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ بعد میں جب "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" والوں نے خلافت سے علیحدگی اختیار کی تو کسی مصلحت یا خوف کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے جسے حضور نے "امر حق" اور "سماوی امر" کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے انکار کر دیا ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

ہیضہ اور اس کا حفظِ ماتقدّم

ہیضہ ایک نہایت خطرناک متعدی مرض ہے جو عموماً وبا کی صورت میں پھیل کر بکثرت اتلافِ جان کا موجب ہوتا ہے۔ چونکہ موجودہ موسم اس مرض کے لئے نسبتاً زیادہ سازگار ہے اور محکمہ صحت کی اطلاعات کے مطابق مغربی پاکستان میں ہیضہ پھیلنے کا شدید خطرہ ہے۔ لہٰذا اہل ملک سے عموماً اور باشندگان ربوہ سے خصوصاً اپیل کی جاتی ہے کہ حفظِ ماتقدم کے طور پر مندرجہ ذیل ہدایات کی سختی سے پابندی کریں:

(۱) چونکہ ہیضہ کثافت و غلاظت کی بیماری ہے اس لئے حتی الامکان جسم و لباس اور مکان وغیرہ کو پاک و صاف رکھیں۔

(۲) کنوؤں کی بجائے نلکوں ٹیوب ویل کا پانی استعمال کریں اگر بامر مجبوری کنوئیں کا پانی استعمال کرنا پڑے تو اسے ابال کر استعمال کریں۔ اگر گھڑوں کا پانی استعمال کرنا ہو تو گھڑے دو تین روز کے بعد دھوپ میں ضرور خشک کر لیا کریں۔

(۳) کچا دودھ مطلق نہ پئیں۔ اسی طرح برف اور سوڈا واٹر وغیرہ کے استعمال سے بھی پرہیز ضروری ہے۔

(۴) کھیرا، تربوز، امرود، ناشپاتی اور اسی قسم کے دوسرے پھل قطعاً نہ کھائیں بلکہ ان ایام میں ہر قسم کے پھل سے پرہیز کریں۔

(۵) بازاری مٹھائیوں، ثقیل اور دیر ہضم ماکولات سے مجتنب رہیں۔ دہی اور لسی وغیرہ کا استعمال بھی کم سے کم کریں۔

(۶) صبح گھر سے باہر یا کام پر جانے سے قبل ہلکا سا ناشتہ ضرور کریں خالی پیٹ گھر سے باہر نکلنا خطرہ سے خالی نہیں

(۷) نمناک اور سیلا لباس نہ پہنیں بستر کو روزانہ دھوپ ضرور لگوائیں اور اوس میں سونے سے بچیں

(۸) مکھی آپ کی خطرناک دشمن ہے۔ بیماری کے جراثیم پھیلانے میں مکھی نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں اس سے محفوظ رکھیں۔ اور مکھی کو تلف کرنے کے لئے فنائل اور دیگر کرم کش ادویہ سے کام لیں

(۹) قوی حوصلہ اور مضبوط دل کے ساتھ قواعد حفظانِ صحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس مرض کے خلاف نبرد آزما ہوں اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس خطرہ پر قابو نہ پا سکیں

(۱۰) گھر کے سب چھوٹوں بڑوں مردوں اور عورتوں کو لازم ہے کہ دفتر کمیٹی سے ہیضہ کا حفاظتی ٹیکہ ضرور کروا لیں۔

(۱۱) اگر آپ کے علم یا مشاہدہ میں ہیضہ کا کوئی کیس آئے تو اس کی اطلاع فوری طور پر اپنے قریبی ہسپتال کو دیں تاکہ مریض کا فوری علاج ہو سکے اور شہر کی آبادی کو اس کے متعدی اثر سے محفوظ رکھنے کی تدبیر کی جا سکے۔

بالآخر میں ان تمام دکانداروں سے جو اشیاء خورد و نوش فروخت کرتے ہیں خصوصاً مالکان ہوٹل، مٹھائی اور میوہ فروشوں سے درخواست ہے کہ قواعد حفظانِ صحت کی پوری پابندی کریں۔ باسی مٹھائیاں اور گلے سڑے پھل فروخت نہ کریں۔ دکانوں اور برتنوں کو صاف ستھرا رکھیں کھانے پینے کی چیزیں اور برتن مکھیوں کی دسترس سے بچائے رکھیں اور ایسا کوئی موقع پیدا نہ ہونے دیں۔ جس پر سرکاری ملازموں کو قانونی کارروائی کرنی پڑے۔

خاکسار نور احمد عابد

سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی — ربوہ

مخیّر دوست غریب طلباء کی امداد کر کے ثواب کمائیں

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں!)

غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ وغیرہ کی حقیقی ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی تعلیم کو جاری نہ رکھ سکیں گے ایسی صورت میں اگر جماعت کی طرف سے ان کی بروقت امداد نہ کی جائے تو ایک قومی نقصان ہے۔ سلسلہ کی گذشتہ تاریخ شاہد ہے کہ جماعت کے بعض غریب طلباء جو از خود تعلیم نہیں پا سکتے تھے وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم پا کر جماعت کے لئے نہایت مفید اور کارآمد وجود بن گئے۔ پس میں جماعت کے دردمند۔ مخلص اور مخیّر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس نیک کام میں حصہ لیکر جماعت کے غریب اور ہونہار طلباء کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نظارت خدمت درویشاں عموماً ایسے بچوں کی امداد کرتی ہے جو ہونہار ہوں اور افسر درسگاہ کی رپورٹ بھی اچھی ہو اور ان کی اخلاقی حالت بھی تسلی بخش ہو۔ پس ایسے اصحاب جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مالی وسعت دے رکھی ہو وہ اس کار ثواب میں حصہ لے کر جماعتی خدمت کا ثواب کمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

(۱)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی ۲۲-۲۳-۲۴ر اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ کے اجتماع کے ساتھ ہی منعقد ہوگا۔ تمام لجنات کو ہدایت بھجوا دی گئی ہیں۔ براہ مہربانی ابھی سے لجنہ کی ممبرات اور ناصرات کی ممبرات تیاری شروع کر دیں۔

ہر لجنہ یہ کوشش کرے کہ ان کی طرف سے ضرور کوئی نہ کوئی نمائندہ شامل ہو۔ نمائندگان لجنہ و زائرات لجنہ کے پاس ان کی صدر صاحبہ کی طرف سے تحریر موجود ہو کہ فلاں فلاں نام کی ممبرات ہماری لجنہ کی طرف سے نمائندہ ہوں گی۔ اسی طرح ناصرات کی سیکرٹری بھی مقامی صدر کی تحریر ساتھ لائیں کہ فلاں فلاں نام کی ناصرات اجتماع میں شامل ہونے کے لئے آ رہی ہیں۔

اسی طرح امسال ہماری یہ تجویز ہے کہ ہر لجنہ اپنے نمائندگان اور زائرات کے لئے بیجز بنا کر لائے اور صبح سات بجے سے شام نو بجے تک اپنے بازو پر لگائے رکھے۔ تاکہ لجنہ مرکزیہ کو باہر کی ممبرات کو شناخت کرنے میں آسانی ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۲)

لجنہ مرکزیہ ربوہ ایف۔ اے میں کامیاب طلباء و طالبات کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے۔ نیز ان کے والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس خوشی کے موقعہ پر حسب توفیق کچھ نہ کچھ چندہ خدمت خلق کی مد میں ضرور دیں۔ سیکرٹریان مال کو اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

ہمارا مالی سال ختم ہونے میں صرف ۲/۱ ۱ ماہ باقی ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے بقایا چندہ جات جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۶۵ء سے پہلے پہلے تمام چندہ جات مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ۱۰ر اکتوبر کے بعد وصول ہونے والے چندہ جات اس مالی سال میں شمار نہ ہو سکیں گے۔ چندہ بھجوانے ہوئے لجنات کو واضح کرنا چاہیئے۔ کہ کس ماہ کا اور کس مد کا چندہ بھجوایا جا رہا ہے۔

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ ربوہ)

دارالرحمت شرقی ربوہ میں دوسری مسجد کی تعمیر

دارالرحمت شرقی ایک وسیع محلہ اور شہر کے قریباً وسط میں واقع ہونے کی وجہ سے اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک آباد ہو چکا ہے اور اس محلہ کے باشندوں کے لئے قبل ازیں اسکے شمالی حصہ میں ایک مسجد تعمیر کی جا چکی ہے۔ لیکن محلہ کی حدود کی وسعت اور پھیلاؤ نیز نمازیوں کی سہولت کے لئے اس محلہ کے دوسرے حصہ میں بھی ایک اور مسجد کی تعمیر نہایت ضروری ہے۔ نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ نے اس مسجد کی ضرورت کے پیش نظر اس کی تعمیر کے لئے اہالیان ربوہ سے عموماً اور محلہ دارالرحمت شرقی کے باشندوں اور مالکان اراضی سے خصوصاً دس ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت عطا فرما دی ہے۔

لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ ربوہ کے مخیر احباب اور دارالرحمت شرقی کے سب احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لے کر زیادہ سے زیادہ رقوم ادا کر کے ثواب دارین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ کے مطابق جنت میں اپنا گھر بنانے کا سامان کریں۔ نیز اس مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی دعاؤں اور شکریہ سے حصہ لیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ایسے احباب جو دارالرحمت شرقی میں مکانات یا قطعات اراضی کے مالک ہیں لیکن ربوہ سے باہر رہائش رکھتے ہیں وہ چندہ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بحساب امانت مسجد دارالرحمت شرقی کھاتہ نمبر ۳۹-۵-۴۷-۲ داخل کرا کے خاکسار کو بھی اطلاع دیں۔

(خاکسار چوہدری محمد صدیق ایم۔ اے

صدر رحمت شرقی و صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی، پشاور، آزاد کشمیر کیلئے

امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر اجتماعی کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے مرکز نے مختلف زون مقرر کئے ہیں۔ ہر زون سے مختلف کھیلوں میں صرف ایک ٹیم حصہ لے گی مکرم محترم مہتمم صاحب صحت جسمانی نے راولپنڈی ڈویژن، پشاور ڈویژن اور آزاد کشمیر پر مشتمل ایک زون مقرر فرمایا ہے۔ اس زون سے کبڈی، والی بال اور فٹ بال کی صرف ایک ایک ٹیم زون کی نمائندگی کرے گی۔

مرکز نے محترم قائد صاحب علاقائی راولپنڈی ڈویژن کو اس زون کا انچارج مقرر فرمایا ہے۔ لہٰذا تمام خدام جو ان ٹیموں میں حصہ لینا چاہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنے نام مکرم قائد صاحب مقامی راولپنڈی ڈویژن کو ۵ر ستمبر تک بھجوا دیں۔ اس کے بعد میچ کرائے جائیں گے۔ اور موزوں کھلاڑیوں کا انتخاب کیا جائے گا۔ فٹ بال کی ٹیم کے انتخاب کے لئے میچ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ر ستمبر کو ہوگا۔ فٹ بال کے کھلاڑیوں سے درخواست ہے کہ اس میں شامل ہوں

معتمد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ راولپنڈی ڈویژن

مسجد نور جماعت احمدیہ — مری روڈ

اجتماع اطفال الاحمدیہ

اہم ذمہ داری

مہتمم اطفال الاحمدیہ — ربوہ

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو ابھی سے اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع (۲۲-۲۳-۲۴ر اکتوبر ۶۵ء) میں شامل ہو کر فائدہ اٹھانے کیلئے تیاری شروع کرا دیں۔

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال سعی فرمائیں کہ ان کی مجلس کے زیادہ سے زیادہ اطفال شامل ہوں اور کوئی مجلس ایسی نہ رہ جائے جس کے اطفال اس بابرکت اجتماع میں شامل ہونے سے رہ جائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو ہوگا۔ شرط داخلہ کم از کم میٹرک پاس ہے۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ جو طلباء داخل ہونا چاہیں۔ وہ صبح ۸ بجے حاضر ہو جائیں اور مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ہمراہ لا دیں۔

۱۔ فارم داخلہ مع تصدیق و اجازت والدیا سرپرست

۲۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ

۳۔ میٹرک کی اصل سند یا اسکی مصدقہ نقل۔

نوٹ:۔ فارم داخلہ اسی وقت دفتر جامعہ سے حاصل کر کے پُر کر دیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور نے از راہ کرم نومولود کا نام محمد ادریس تجویز فرمایا ہے۔ اس کے خادم دین ہونے اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(آر۔ ایم۔ یوسف خادم)

درخواست دعا میرے والد سید عنایت علی شاہ صاحب آف زیرہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ضعف بہت زیادہ ہے احباب کرام ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عزیز احمد شاہ جہلم)

دار الضیافت ربوہ میں موصول ہونے والے عطایاجات

ماہ جولائی ۱۹۶۵ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے صدقات و عطایاجات کی رقوم صیغہ ہذا میں موصول ہوئیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان احباب کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور ہر آن تکالیف و مصائب سے محفوظ رکھے آمین۔

(مرزا انور احمد۔ افسر دار الضیافت ربوہ)

صدقات :-

مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب لاہور (بکرے)	۵۲۰ روپے
مکرم راجہ محمد حسین صاحب گول بازار ربوہ	ایک عدد بکرا
مکرمہ امۃ السلام صاحبہ بیگم بریگیڈیر اقبال احمد صاحب راولپنڈی	۴۰ روپے
مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب شیخوپورہ معرفت ملک حبیب الرحمان صاحب ربوہ	۳۵ "
ڈاکٹر مسز نے کے طلعت سپرنٹنڈنٹ سندھ یونیورسٹی حیدر آباد	۵ "
مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری	۳۰ "
مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ بیگم حفیظ الرحمٰن صاحب ناظم آباد کراچی بذریعہ دفتر خدمت درویشان ربوہ	۴۰ "
مس نگہت پروین صاحبہ معرفت شیخ خالد مقصود احمد صاحب ایبٹ آباد	۲۰ "
محترمہ مہر آپا صاحبہ ربوہ	۵ "
مکرم اے فخر الدین صاحب ولد محترم ڈاکٹر فخر الدین صاحب لاہور	۵ "
مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ معرفت صوفی صاحب لائل پور	۲۰ "
مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب	۳۵ "
راجہ فضل الٰہی صاحب دار الصدر ربوہ	۱۰ "
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب بنک میانوالی	۳۵ "
مکرم ملک حاجی بشیر احمد صاحب ڈنشا بلڈنگ کراچی	۶۰ "
لطف المنان خان صاحب کوئین روڈ کوئٹہ	۳۰ "
مکرمہ سردار بی بی صاحبہ زوجہ محمد الدین صاحب گوجرانوالہ	۵ "
مہر نگار صاحبہ ربوہ	۵ "
مکرم کیپٹن ملک ممتاز احمد صاحب دوالمیال ضلع جہلم	۵ "

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- مینجر کورس ڈویلپمنٹ و ایڈمنسٹریشن نیپا لاہور۔

یہ ایڈوانسڈ مینجمنٹ کورس ۱۸/۹/۶۵ سے ۱۲ ہفتوں کے لئے مضامین :-

(۱) انٹروڈکشن ٹو پبلک ایڈمنسٹریشن

(۲) سٹرکچر اینڈ فنکشنز آف گورنمنٹ ان پاکستان

(۳) اکنامک ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ایڈمنسٹریشن

(۴) مینجمنٹ پراسیس (۵) پبلک ایڈمنسٹریشن اینڈ پبلک انٹرسٹ

شرائط :- (۱) درمیانہ درجہ کے مینجرس (۲) ۷ تا ۱۰ سالہ تجربہ (۳) عمر ۳۰ تا ۵۰ نہیں کورس کے بارہ تفصیلات ایڈمنسٹریٹو آفیسر این آئی پی اے۔ ۷۸۔ اپر مال لاہور۔ (پ۔ٹ ۳۰/۸/۶۵)

۲- نیشنل کالج آف آرٹس۔ لاہور۔

ڈے کلاسز (۱) چار سالہ ڈپلومہ ان آرٹس

(۲) " " انڈسٹریل ڈیزائن

ایوننگ کلاس۔ دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس ان ڈرافٹنگ و ڈیزائننگ

شرائط : سیکنڈ ڈویژن میٹرک (ڈرافٹنگ) ۱/۹/۶۵ کو عمر کم از کم ۱۶ سال

امتحان داخلہ انگلش و ڈرافٹنگ بالترتیب ۱۶/۹/۶۵ و ۱۷/۹/۶۵ کو۔ انٹرویو ٹے کلاسز ۱۹/۹/۶۵

ایوننگ کلاس۔ ۲۰/۹/۶۵۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۳/۹/۶۵ تک بشمول مصدقہ نقول سندات۔

پراسپکٹس و فارم پونے دو روپیہ میں ۶۲ پیسے کے محصول ڈاک والا لفافہ علاوہ (پ۔ٹ ۲۰/۸/۶۵)

۳- دو سالہ ریسرچ وظائف :-

اول :- تین ریسرچ سکالرشپس۔ شرط سیکنڈ کلاس ماسٹر ڈگری (کسی مضمون کی)

دوم :- تین سٹوڈنٹ شپس (۱) میوپٹیالہ سٹوڈنٹ شپ انگلش یا سنسکرت یا عربی

(۲) الفرڈ پٹیالہ سٹوڈنٹ شپ کسی مضمون کے لئے۔

(۳) آر۔ بی۔ ایل۔ کنہیا لال میتھیمٹکس سٹوڈنٹ شپ

شرط۔ متعلقہ مضمون میں ماسٹرس ڈگری سیکنڈ کلاس

سوم :- ایک ریسرچ سکالرشپ برائے اقبال سٹڈیز ان اریبک (عربی)

شرط :- فرسٹ کلاس ایم اے عربی مع مختلط علم فارسی و اردو۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں بشمول براڈ آؤٹ لائنز (Broad outlines) متعلقہ پرابلم (Problem) برائے ریسرچ و مصدقہ نقول سندات اور پوسٹل آرڈر مالیتی پانچ روپے بنام ٹریژرر پنجاب یونیورسٹی ۹/۶۵ تک بنام مسٹر ایم لطیف رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور (پ۔ٹ ۲۰/۸/۶۵)

۴- بھرتی ایرمن پی اے ایف۔

دورہ بھرتی افسر سیالکوٹ ۹/۹/۶۵ لائل پور ۱۹/۹/۶۵۔

یکم ستمبر سے پی اے ایف انفارمیشن ریکروٹنگ سنٹر واقع ۳۸ ایبٹ روڈ۔ لاہور۔ روزانہ انتخاب۔ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱۶ تا ۲۸۔ غیر شادی شدہ (پ۔ٹ ۲۲/۹/۶۵)

۵۔ داخلہ سینیٹری انسپکٹرس کلاس بہاولپور۔

آغاز ۱۰/۱۰/۶۵ سے۔ شرط میٹرک سائنس۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲/۹/۶۵ تک بنام ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز فیروز پور روڈ بہاولپور۔ بشمول مصدقہ نقول (۱) سند میٹرک (۲) مارکس شیٹ (۳) کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۴) سند ولدیت۔ (۵) ڈومیسائل انسٹی ٹیوٹ آف ہائی جین اینڈ پری وینٹو میڈیسن ۶ بروڈ روڈ لاہور سے یا کسی ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز سے ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیج کر۔ پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹس ولیسٹ پاکستان پرنٹنگ و سٹیشنری ڈیپارٹمنٹ لاہور سے (پ۔ٹ ۲۳/۸/۶۵)

۶- داخلہ ڈی ٹاٹمورنسی کالج آف ڈینٹسٹری راوی روڈ لاہور۔

بی ڈی ایس کورس میں داخلے کے لئے فارم درخواست ۱۵/۹/۶۵ تک بنام پرنسپل

شرائط :- ایف ایس سی (میڈیکل) باشندہ اضلاع راولپنڈی۔ لاہور۔ سرگودھا۔ ملتان و بہاولپور ڈویژن پراسپکٹس و سلیبس ۱ روپے ۳۶ پیسے میں فارم ۲۵ پیسے میں دفتر پرنسپل سے بینک ڈرافٹ ایک روپیہ۔ کل سیٹیں ۱۳۰ (پ۔ٹ ۲۳/۸/۶۵)

۷۔ کلاس سینٹرل سپیریئر سروسز اکیڈمی۔

انتخاب برائے داخلہ اپریل۔ ۹/۶۵ سے کلاس ۱۶/۹/۶۵ تا ۱۳/۱۰/۶۵ فیس رقم ۹۰/ روپے۔ لازمی مضامین۔ درخواستیں بنام ایڈوائزری سی ایس ایس اکیڈمی کلاس یونیورسٹی۔ اورینٹل کالج لاہور۔ (پ۔ٹ ۲۴/۸/۶۵)

۸۔ گیس ریکارڈرس آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن

تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰/۱۰-۲۴۰-۱۵-۳۱۵ الاؤنسز علاوہ

شرائط :- انٹرمیڈیٹ (فزکس کیمسٹری و ریاضی) درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سندات و پاسپورٹ سائز فوٹو۔ بنام ایڈمنسٹریٹو منیجر آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن سنٹرل ہوٹل بلڈنگ۔ کلب روڈ کراچی۔ ۳/۹/۶۵ تک۔ (پ۔ٹ ۲۴/۸/۶۵)

۹۔ داخلہ بی ایڈ کلاس گورنمنٹ ٹریننگ کالج ملتان۔

شرط :- سکونت بہاولپور ملتان۔ کوئٹہ قلات۔ ڈویژن و آزاد کشمیر و گلگت و بلتستان و ڈیرہ غازی خان۔

درخواستیں :- ابتداً ۲/۹/۶۵ تا ۱۴/۹/۶۵

پیش ہوں۔ فارم دفتر کالج سے ۳۰ پیسے والا واپسی لفافہ بھیج کر۔ (پ۔ٹ ۲۸/۸/۶۵)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

ضروری اعلان

ہم اپنی ریڈیو مرمت کی دکان غلہ منڈی ربوہ سے قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ میں لے آئے ہیں۔ احباب ہر قسم کے ٹرانسسٹر و ریڈیو مرمت کروانے کے لئے اس پتہ پر تشریف لاویں۔ شکریہ

المشتہر۔ محمد اشرف ریڈیو ملینک

قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس اٹھارہ روپے ۱۹

یہ بات غلط ہے کہ عادت کی نیکی نیکی نہیں ہوتی

جو نیک عادت محنت اور کوشش سے پیدا کی جائے اس کا ثمرہ ضرور ملتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کن حالات میں عادت کی نیکی، نیکی شمار ہوتی ہے اور کن حالات میں نیکی شمار نہیں ہوتی فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ عادت کی نیکی، کوئی نیکی نہیں۔ وہ بھی کوئی نیکی ہے جس کی عادت پڑ جائے۔ لیکن یہ غلط بات ہے۔ عادت کی نیکی بعض دفعہ تو بے شک نیکی نہیں ہوتی۔ لیکن بعض دفعہ ہوتی ہے۔ دراصل یہ دو الگ الگ مواقع ہیں جن کی وجہ سے عادت کی نیکی بعض دفعہ نیکی بن جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ نیکی نہیں رہتی۔ جب انسان کو اپنی سمجھ بوجھ کے زمانہ سے پہلے کسی چیز کی عادت پڑے اور پھر اسے اس عادت پر غور کرنے اور اس کی حقیقت کو سمجھنے کا کبھی موقع نہ ملا ہو تو وہ نیکی نیکی نہیں کہلاتی مثلاً اگر کسی شخص کو بچپن سے سچ بولنے کی عادت ہے یا نماز پڑھنے کی عادت ہے اور بعد میں اسے سچائی اور نماز پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اور وہ ان نیکیوں کو علیٰ وجہ البصیرت نہیں بلکہ محض عادت کی وجہ سے بجا لاتا ہے تو اس کی یہ نیکیاں محض عادتی نیکیاں قرار پائیں گی۔ لیکن جو شخص کسی بات کو سمجھتے ہوئے اس کی عادت ڈالتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ میں اپنے اندر نیکی کو قائم کروں اور بدی سے بچوں تو وہ اس کی محنت کا ثمرہ اور پھل ہے، اور اچھا کام کرنے پر انعام تو ملا ہی کرتا ہے مثلاً جو انسان ابتدا سے جھوٹ بولنے کا عادی ہے اور جس کی گھٹی میں جھوٹ بولنا داخل ہے وہ جب کوشش کرے گا کہ میں آئندہ سچ بولوں تو یہ لازمی بات ہے کہ اسے تکلیف ہو گی لیکن جب پندرہ بیس دفعہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر وہ سچ بولے گا تو اس کے بعد سچ بولنے کی عادت اس میں پیدا ہو جائے گی، اور وہ نتیجہ ہو گا اس کی محنت کا۔ اور جو پھل کسی کی محنت اور کوشش کا ہو اس سے وہ محروم نہیں کیا جا سکتا۔ پس جس بدی کا ترک انسان نے محنت سے کیا ہو اور جس نیکی کے بار بار اندر بالارادہ کرنے کی وجہ سے انسان کو اس کی عادت ہو گئی ہو وہ نیکی ایک قابل قدر نیکی ہے۔ پس یہ غلط بات ہے کہ عادت کی نیکی نیکی نہیں ہوتی۔ جب یہ عادت شعور سے پیدا کی جائے گی۔ اور اس کے لئے محنت اور کوشش کی جائے گی تو اس کا جو نتیجہ پیدا ہو گا اس سے وہ محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دعا کرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے سو جاتا ہے۔ اس کی رات عبادت اور دعا میں بسر ہوتی ہے۔ دراصل ہر انسان کے اندر ایک نفس مکتوم (یعنی Subconscious mind) ہوتا ہے جو دماغ کے خزانہ کے طور پر کام آتا ہے جب انسان دعا کرتے ہوئے سوتا ہے تو گو لفظاً وہ سویا ہوا ہوتا ہے مگر اس کا نفس مکتوم کام کر رہا ہوتا ہے یہ دعا اس کے ارادہ کے ماتحت نہیں ہوتی اور بظاہر اس کا ثواب اسے نہیں ملنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ یہ اس کی جاگنے والی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کا ثواب اسے ضرور ملے گا۔ اور ملتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ المومنون صفحہ ۳۱۷، ۳۱۸)

تحریکِ دعا و صدقہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

احباب جماعت کو علم ہے کہ گزشتہ دو سال سے خاکسار کی طرف سے ان ایام میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص دعا اور صدقات کی تحریک ہوتی رہی ہے۔ سو اس سال بھی خاکسار تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کے لئے چالیس روز نہایت التزام کے ساتھ اجتماعی دعاؤں کا انتظام کریں تا ہمارا آسمانی آقا ہماری تضرعات کو قبول فرما کر ہمارے محسن امام کو اپنے خاص دست شفا سے کامل و عاجل شفا عطا فرما دے۔ اور حضور کی زندگی میں غیر معمولی برکت ڈال دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔ اجتماعی دعاؤں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل دعا کو خاص طور پر پڑھا جائے۔ "بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی بسم اللہ الغفور الرحیم۔ بسم اللہ البر الکریم یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی۔ اِشفِ امیر المومنین شفاءً کاملاً عاجلاً لا یغادر سقماً"

نیز ہر فرد جماعت دن میں کم از کم ستر بار مندرجہ ذیل اسم اعظم کا ورد کرے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلّم انک حمید مجید۔

اُمید ہے احباب جماعت یکم ستمبر سے ان دعاؤں کا انتظام فرما دیں گے۔ نیز ان چالیس روز میں جماعت صدقات کا انتظام بھی کرے۔ ہم نے مرکز میں حضرت اقدس کے لئے صدقات کا انتظام کیا ہے جو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی معرفت ہو رہا ہے۔ احباب جماعت صدقات کی رقوم مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی خدمت میں ارسال فرما دیں۔ احباب یاد رکھیں کہ صدقات سے اللہ تعالیٰ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ مگر ایک مومن کا مسلک یہ نہیں ہوتا کہ صدقہ کی رقم دے کر یہ خیال کر لے کہ اب اللہ تعالیٰ ہماری بلاؤں کو رد فرما دے گا بلکہ صدقہ دیتے وقت دل میں ایک آگ اور ایک جلن سی پیدا ہونی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرے کہ اے ہمارے خدا ہم نہایت حقیر بندے ہیں تو غنی ہے اور تجھ کو کسی کی احتیاج نہیں۔ مگر تیرے بندوں کو ہر آن تیرے فضل اور رحم کی احتیاج ہے تو ہمارے صدقات کو قبول فرما۔ اور ہماری تضرعات کو قبول فرما اور ہمیں ہر قسم کی بلاؤں اور صدمات سے اپنی حفاظت میں رکھ۔ آمین ثم آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا منور احمد

سکھ کمانڈر کرنل پردیپ سنگھ کو نظر بند کر دیا گیا

سیالکوٹ، ۳۰ اگست۔ جنگ بندی لائن کے اس پار سے آمدہ اطلاع کے مطابق بارہ مولا ہیڈ کوارٹر میں متعینہ ثانی ایریا کے کمانڈر لفٹننٹ کرنل پردیپ سنگھ کو مجاہدین کی حمایت کرنے کے الزام میں بارہ مولا سے تبدیل کر کے جنرل ہیڈ کوارٹر دہلی میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

مجاہدین نے پونچھ کے علاقہ میں ایک بھارتی چوکی پر قبضہ کر لیا

بھارتی فوج مجاہدین کے اچانک حملہ سے بوکھلا کر بھاگ کھڑی ہوئی

مظفر آباد۔ ۳۰ اگست۔ کشمیری مجاہدین نے کل پونچھ کے علاقہ میں ایک بھارتی فوجی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ کل صبح مجاہدین نے پونچھ سے آٹھ میل دور اس چوکی پر اچانک حملہ کیا تھا۔ مجاہدین کا یہ حملہ اتنا زبردست تھا کہ بھارتی فوج بوکھلا کر بھاگ کھڑی ہوئی اور بے شمار اسلحہ اور دوسرا سامان چھوڑ گئی۔ بھارتی فوج کے بے شمار سپاہی جنہیں فرار ہونے کا موقع نہ ملا۔ مجاہدین کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے مجاہدین نے آج اچانک ٹیٹوال سیکٹر اور ڈری کے علاقہ میں بھارتی فوج پر شدید حملے کئے جن میں بھارتی فوج کو زبردست جانی نقصان ہوا۔ ٹیٹوال سیکٹر میں جہاں بھارتی فوج نے جنگ بندی لائن پر آزاد کشمیر کی دو چوکیوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ مجاہدین عقب سے بھارتی فوجوں پر شدید حملے کر رہے ہیں۔ اور بھارتی فوج اس علاقہ میں محصور ہو گئی ہے۔

صدائے کشمیر ریڈیو نے بتایا کہ ٹیٹوال کے علاقے میں گزشتہ ۲۴ گھنٹے سے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے اور بھارتی فوج کے متعدد سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں ریڈیو نے مزید بتایا کہ اوڑی سیکٹر میں بھی زبردست لڑائی ہو رہی ہے اور بھارتی فوج کو سخت جانی نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے تا بعض فوج کو دور تک دھکیل دیا گیا ہے۔ اور وہ قدم قدم پر نقصان اٹھا رہا ہے۔

صدائے کشمیر نے کہا کہ بھارتی اس قدر بوکھلائے ہوئے ہیں کہ اندھا دھند گولہ باری کر رہے ہیں اور ان کے گولے مجاہدین یا آزاد کشمیر کو نقصان پہنچانے کے بجائے سول آبادی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴